بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ / جمعرات ۱۶ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ ۱۹ شہادت ۱۳۶۳ ہش ۱۹ اپریل ۱۹۸۴ء نمبر ۹۱

اخبارِ احمدیہ

۱۸ شہادت / اپریل - حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں ربوہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

تسلی کی شکایت ہے کمزوری بہت ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین !

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی ممالک میں احمدیہ لٹریچر کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے

سواحیلی ترجمہ قرآن کریم بطور خاص طلب کیا جا رہا ہے:

کینیا سے مرکزی مبلغ مکرم بشیر احمد صاحب اختر اطلاع دیتے ہیں کہ شانزو ٹریننگ کالج کے ڈین پرنسپل کو ملاقات کے وقت "اسلامی اصول کی فلاسفی" مطالعہ کے لئے دی - تو انھوں نے کہا - مجھے مذہب سے بہت دلچسپی ہے - اس لئے جتنی بھی کتب ہوں میں خریدنا چاہتا ہوں - چنانچہ انھوں نے اسی وقت سوشلنگ کی کتب خرید لیں جن میں سرفہرست سواحیلی ترجمہ قرآن کریم ہے۔

دوسری بار ملاقات میں انھوں نے مزید لٹریچر خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب اختر اپنے ساتھ لٹریچر لے گئے تھے۔ سٹاف کے تیس ممبران سے پرنسپل صاحب نے آپ کا تعارف کرایا اور جتنی کتب مولوی صاحب ساتھ لے گئے تھے سب خرید لیں۔ کتب کی قیمت بتلائی گئی - تو انھوں نے کہا یہ قیمت بہت تھوڑی ہے۔ اس پر محترم بشیر احمد صاحب اختر نے کہا ہمارا مقصد تبلیغ کرنا ہے۔ پیسے کمانا نہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے کتب کی قیمت بہت تھوڑی رکھی ہے۔

تنزانیہ سے مکرم ملک رفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ لوگ بڑی تیزی سے ہمارے لٹریچر کا مطالبہ کر رہے ہیں ایک پادری صاحب نے "سیاحتہ مصر" کا سواحیلی ترجمہ پڑھا - اور پھر اپنے گرجا میں جا کر اپنے دوستوں کو اسے پڑھنے کی تحریک کی۔

مسلمان بھائی اور عیسائی دوست ہمارے سواحیلی ترجمہ قرآن کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس سال ماہ جنوری میں آٹھ افراد بیعت کر کے داخلِ سلسلہ ہوئے۔

(و - ت)

سیرالیون میں متعدد مقامات پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عالم اسلام کی ترقی اور خوشحالی کیلئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں!

سیرالیون سے مکرم فضل الٰہی صاحب عارف مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں - کہ سیرالیون کے بڑے بڑے شہروں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی بڑے جذبہ - جوش و خروش اور شان و شوکت سے منائے گئے - کئی مقامات پر نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی - جن میں عالم اسلام کی ترقی و خوشحالی کے لئے خصوصی طور پر دعائیں کی گئیں - اس ضمن میں جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے۔

فری ٹاؤن

ملک کا دارالخلافہ ہے یہاں یہ دن بڑی شان سے منایا گیا - ریڈیو کے ذریعہ مقامی زبانوں میں جلسہ کا اعلان کرایا گیا - شہر کے معززین اور دیگر مسلمان اکابرین کو دعوت نامے بھجوائے گئے - جلسہ کی صدارت کے فرائض مکرم مشنری انچارج محمد صدیق صاحب نے سرانجام دیئے - تلاوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعودؑ کا قصیدہ

"یا عین فیض اللہ والعرفان"

کے اشعار سنائے گئے - بعد ازاں مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں :-

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت کامل مبلغ - آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے تمام افراد جماعت کو "داعی الی اللہ" بننے کی تلقین کی گئی - (۲) "آنحضرتؐ کی مذہبی رواداری" (۳) "آنحضورؐ کا روحانی ترکہ قرآن کریم" (۴) اور آخری تقریر مکرم مشنری انچارج صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ طیبہ کے موضوع پر کی - جس میں توکل علی اللہ - تعلق باللہ - دشمنوں سے حسنِ سلوک اور آپؐ کے اخلاق حسنہ پر روشنی ڈالی - غیر از جماعت احباب کثرت سے شامل ہوئے - دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔

بو:

بو شہر میں جلسہ سیرۃ النبیؐ بڑی شان سے منایا گیا - جلسہ سے قبل جلسہ کی پبلسٹی بذریعہ اعلانات و دعوت نامے کی گئی - شہر کے مسلم و غیر مسلم عمائدین کو دعوت نامے بھجوائے گئے - جلسہ مسجد احمدیہ ناصر کے ہال میں منعقد ہوا - جہاں کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے - جلسہ کی صدارت مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب نے کی اور تلاوت و نظم کے بعد مندرجہ ذیل موضوعات پر روح پرور تقاریر ہوئیں اور احباب ایک نئے جذبے سے سرشار ہو کر اپنے گھروں کو لوٹے - (۱) آنحضورؐ کا توکل علی اللہ - (۲) آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ - (۳) آپؐ کا غلاموں سے حسن سلوک - (۴) آنحضرتؐ بائیبل میں - (۵) آنحضرتؐ بحیثیت ایک مبلغ - آخر میں مکرم امیر صاحب نے ایک جامع خطاب فرمایا اور احباب کو آنحضورؐ کے اسوہ پر چلنے کی تلقین کی - دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا

بلاما:

سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ بلاما نے یہ جلسہ پوری شان سے منعقد کیا - شہر کے چیدہ اور معززین افراد کو دعوت نامے بھجوائے گئے - یہ اجلاس احمدیہ سیکنڈری سکول کے ہال میں منعقد ہوا - جس کی صدارت مکرم محمد صدیق صاحب مبلغ سلسلہ نے کی - تلاوت کے بعد آنحضورؐ کی مدح میں حضرت مسیح موعودؑ کے مشہور قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے گئے - بعد ازاں تقاریر ہوئیں جن میں آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا

(باقی صفحہ ۸ پر)

نماز باجماعت گھروں میں:

مشرق بعید کے ممالک کے دورہ ۱۹۸۳ء کے دوران ایسے احباب کے بارہ میں جو مسجد یا سنٹر نماز سے دور رہتے ہیں - حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ آسٹریلیا میں فرمایا :-

"باجماعت نماز گھر پر جاری کریں - کم از کم ایک نماز گھر پر ضرور باجماعت ادا کریں گھر میں ایک جگہ مقرر کر لیں - نماز کے لئے وہاں صف بچھائیں - بچوں میں سے کسی کو اذان کے لئے کہیں اور خود جماعت کرائیں - !"

(مرسلہ : وکالت تبشیر)

پبلشر : مسعود احمد - پرنٹر : سید عبدالحی - مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ - مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ
۱۹ شہادت ۱۳۶۳ ہش

محبتِ الٰہی میں سرشار رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص شفقت

اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں یعنی خدا سے بڑھ کر انہیں اور کوئی محبوب ہوتا ہی نہیں۔ وہ اپنے رب کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ حقیقی مومنوں کی اس علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ

(البقرہ آیت ۱۶۶)

ترجمہ:۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ میں سے (اللہ کے) ہمسر بناتے ہیں۔ وہ ان سے اللہ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں۔ اور (برخلاف اس کے) جو لوگ (حقیقی) مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی اس کے ساتھ اس غایت درجہ محبت کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ ایسے مومن محبت الٰہی کے زیر اثر اپنے اوپر ایک قسم کی فنا وارد کر لیتے ہیں، وہ ہمہ تن اسی کے ہو جاتے ہیں اور ہر دم اسی کی یاد میں ہی محو رہتے ہیں۔ ان کی حالت سے صاف عیاں ہو رہا ہوتا ہے کہ انہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جان کو بیچ دیا ہے محض اس لئے کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے اور ہمیشہ راضی رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی واضح فرمایا ہے کہ اپنے ایسے بندوں سے وہ خود بھی محبت کرتا ہے، انہیں غایت درجہ عزیز رکھتا ہے اور انہیں عجیب عجیب رنگ میں اپنی شفقتوں سے نوازتا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۸)

ترجمہ:۔ اور بعض آدمی ایسے (بھی) ہوتے ہیں جو (غایت درجہ محبت الٰہی کے زیر اثر) اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو بیچ (ہی) ڈالتے ہیں اور اللہ (اپنے ایسے محبت کرنے والے) بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف جگہ اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ وہ اپنے ایسے مخلص اور محبت الٰہی میں اپنے اوپر فنا وارد کرنے والے بندوں پر کس طرح اور کس کس رنگ میں شفقت کرتا ہے۔ اس نے واضح فرمایا ہے کہ وہ ان کا دوست بن جاتا ہے، وہ ان کی تضرعات کو سنتا ہے اور ان کی دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دیتا ہے، وہ ان کو اپنی پناہ میں لے کر انہیں ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کر دیتا ہے، وہ ایک طرح سے اس کی گود میں ہوتے ہیں، وہ ان کے دشمنوں کا دشمن اور ان کے دوستوں کا حامی و مددگار بن جاتا ہے، وہ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا اور معجزانہ طور پر انہیں فتح یاب کرتا ہے۔ ایسے مومنوں پر اپنی ایک بہت ہی جامع اور عظیم شفقت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت میں کیا ہے:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ (البقرہ آیت ۲۵۸)

ترجمہ:۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں وہ انہیں

(باقی دیکھیں ص۶ پر)

تم دعائیں کرو تم دعائیں کرو

دوستو حق ہر اک سمت چھانے کو ہے
اُس کی نصرت بہت جلد آنے کو ہے
میرا مولیٰ کرشمہ دکھانے کو ہے
یہ دعاؤں کے ایام ہیں دوستو
تم دعائیں کرو تم دعائیں کرو

اپنے کانوں سے ہم نے سُنی ہے خبر
شب گزرنے کو ہے لو وہ آئی سحر
صبر کرنے سے ملتا ہے شیریں ثمر
یہ دعاؤں کے ایام ہیں دوستو
تم دعائیں کرو تم دعائیں کرو

اُٹھ کے راتوں کو گریہ و زاری کرو
اپنی آنکھوں کے چشموں کو جاری کرو
اپنے محبوب پر جان واری کرو
یہ دعاؤں کے ایام ہیں دوستو
تم دعائیں کرو تم دعائیں کرو

جس کے دم سے ہے وابستہ احیاءِ دیں
جس کی قسمت میں لکھی ہے فتحِ مبیں
کاش پہچان لیں اُس کو اہلِ زمیں
یہ دعاؤں کے ایام ہیں دوستو
تم دعائیں کرو تم دعائیں کرو

گرچہ شبّیر ہیں ظلمتیں چار سُو
ہے امام اپنا پُر نور اور خندہ رُو
اس کے نغمات کی گونج ہے کُو بکو
یہ دعاؤں کے ایام ہیں دوستو
تم دعائیں کرو تم دعائیں کرو

(چوہدری شبیر احمد۔ ربوہ)

ڈاکٹروں اور طبیبوں کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی نہایت زریں

ہدایات اور نصائح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

(قسط اول)

ابتداء سے ہی دنیا میں بنیادی طور پر دو قسم کے علم رائج ہیں علم الادیان اور علم الابدان اور ان دونوں کے اصولوں اور قواعد میں باہمی طور پر بڑی مشابہت اور رابطہ ہے۔ اسی وجہ سے جسمانی اور روحانی امراض کے ماہرین کے لئے اصولی طور پر دونوں قسم کے علوم کا بنیادی علم رکھنا اور اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ دونوں کے اخلاقی ضوابط و اقدار بھی قریباً ملتے جلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء روحانی علوم اور شرعی اصول و حکمت کے ماہر ہونے کے علاوہ طبی اصولوں سے بھی خوب آگاہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ طب خدمت خلق کا ذریعہ ہے اور خدمت خلق اور حقوق العباد کی ادائیگی خواہ کسی رنگ میں ہو انسانی مقصدِ پیدائش اور انسان کی اس زمین پر ذمہ داریوں کا بڑا اہم حصہ ہیں۔

ڈاکٹری اور طبابت نہایت مقدس پیشہ ہے

پس اس لحاظ سے طب یا ڈاکٹری ایک بڑا مقدس اہم اور اعلیٰ درجے کا پیشہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کے جذبہ و نیت سے اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھ کر صحیح طور پر اختیار کرنے والا ڈاکٹر اور طبیب بندوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے بھی یقیناً بڑے ثواب اور اجرِ عظیم حاصل کرنے کا مستحق ہوتا ہے۔ ایک ڈاکٹر یا طبیب کے لئے کن کن خاص امور کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک مرتبہ احمدی ڈاکٹر کو ایک دوازدہ علاقہ میں بغرض علاج ارسال فرماتے ہوئے زبانی روشنی ڈالی تھی جسے ڈاکٹر مذکور نے مختصر طور پر نوٹ کر کے افادۂ عام کیلئے الفضل میں شائع کروا دیا تھا۔ چونکہ حضورؓ کی وہ زریں ہدایات و نصائح برائے ڈاکٹر صاحبان آج بھی ویسے ہی مفید اور ضروری ہیں جیسے اب سے پچاس ساٹھ سال پہلے تھیں اسلئے ذیل میں آج کے اطباء اور ڈاکٹر صاحبان کی رہنمائی کے لئے ان کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

• پہلی نصیحت:

اپنے سب مریضوں کے لئے دعا کرو

فرمایا شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے شفاء کا اصل سبب و موجب وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت شافی بھی ہے جو علاج میں کام آتی ہے۔ ڈاکٹر اور طبیب اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے مظہر ہوتے ہیں اس لئے چاہیئے کہ علاج کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ ہو اور اس سے دعا کی جائے کہ وہ علاج میں تمہاری مدد فرمائے۔ پھر اپنے سب مریضوں کے لئے دعا کرو اور بعض مریضوں کا نام لے کر بھی دعا کرو مثلاً جن کو زیادہ تکلیف ہو ان کے لئے خاص دعا کی جائے۔

علاج میں تمہارا منشاء شہرت حاصل کرنا نہ ہو بلکہ اس نیت سے علاج کرو کہ خدا تعالیٰ کے بندوں کی تکلیف دور ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تکلیف کو دیکھ نہیں سکتا اس لئے علاج کرتے وقت تمہاری نیت بھی یہی ہونی چاہیئے کہ مریضوں کی تکلیف دور ہو نہ یہ کہ لوگ کہیں کہ بہت لائق ڈاکٹر ہے۔

دوسری نصیحت:

اپنی لیاقت کا گھمنڈ نہ کرو

دوسرے اپنی لیاقت کا ہرگز گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کسی مریض کو شفا ہو گئی ہو تو یہ تمہاری محنت اور عقل کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ قانون قدرت کے ماتحت ہے۔ یہ تمہاری بہادری نہیں تم نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین اور قواعد پر عمل کیا اور کروایا اور نتیجہ نیک پیدا ہو گیا۔ پس تمہارا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین پر جو تم جانتے ہو عمل کرو لیکن نتیجہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرو کہ علاج کا نیک نتیجہ پیدا کرنا اس کا کام ہے۔ دیکھو اگر ایک آدمی منی آرڈر کے فارم پر نام و پتہ لکھ کر ڈاک خانہ میں روپے دینے جائے اور پوسٹ ماسٹر اس سے روپے لے لے۔ لیکن دوسرا شخص یونہی ایک ردّی کاغذ پر پتہ لکھ کر لے جائے اور اس کا کاغذ پوسٹ ماسٹر رد کر دے تو پہلا آدمی اس بات پر فخر نہیں کر سکتا کہ اس نے اپنی عقل اور فراست سے ایسا قانون نکالا کہ اس کے روپے یا منی آرڈر لے لیا گیا کیونکہ اس نے تو پوسٹ آفس کے مقرر کردہ قواعد پر عمل کیا ہے اس لئے اسکے روپے لے لئے گئے ہیں۔ پس مقررہ قوانین پر عمل کرنا انسان کا کام ہوتا ہے آگے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ ان قواعد کے ماتحت نکلتا ہے اور قواعد بنانے والے کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ یہی حال ایک ڈاکٹر یا طبیب کا ہے دراصل اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ اصول اور اس کی صفت شافی ظاہری علاج کے پیچھے کام کر رہی ہوتی ہے۔

• تیسری نصیحت:

اپنے پیشے سے دین کی بھی خدمت کرو

کوئی پیشہ دین کے رستہ میں روک نہ ہو کیونکہ یہ کوئی علیحدہ چیز نہیں بلکہ یہ سب دین کے ماتحت ہی آ جاتے ہیں۔ ہر علم اور پیشہ والے کا فرض ہے کہ اپنے علم سے دین کی خدمت بھی کرے اور شریعت کے احکام کی حکمتیں اور مصلحتیں معلوم کرے۔ ڈاکٹروں اور طبیبوں کو چاہیئے کہ جو اعتراض غیروں کی طرف سے اسلام پر پڑتے ہوں ان کا اپنی طب اور ڈاکٹری کی رو سے جواب تلاش کریں اور مخالفین کو جواب دیں۔ اپنے پیشہ کو دین کا ممد بنائیں۔ سائنس دانوں کی کتابیں غیر متعصب ہو کر پڑھیں اور اگر کوئی اعتراض اسلام پر پڑتا ہو تو اس پر غور کریں تحقیق کریں اور اس کا جواب سوچیں۔

میں جب کسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں تو اس بات کو مدنظر رکھتا ہوں کہ اس سے اسلام پر کیا اعتراض پڑتا یا اسلام کی کس طرح تائید ہوتی ہے اور پھر میں اس کا حل اور جواب سوچتا ہوں۔

چوتھی نصیحت:

زندگی اپنے پیشہ کے لئے وقف سمجھو

اپنی زندگی کو اپنے پیشہ کے لئے وقف سمجھو اور اپنے ذاتی آرام کو اس پر ترجیح نہ دو مثلاً آدھی رات کو کوئی مریض آئے یا کسی شدید مریض کے لئے کوئی بلانے آئے تو اس وقت نیند اور آرام کا بالکل خیال نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس موقع کو غنیمت سمجھو کوئی شدید مرض ہو یا خطرناک وبائی مرض ہو مثلاً پلیگ یا ہیضہ کا کیس ہو تو ان کو دیکھنے سے کبھی انکار نہ کرو ہاں جو ضروری احتیاط کرنی چاہیئے وہ ضرور کرو۔

ایک سوال کا جواب:

یہاں ڈاکٹر مذکور لکھتے ہیں کہ خاکسار نے عرض کی کہ ہمارے ایک پروفیسر کہا کرتے ہیں کہ نمونیائی پلیگ کے مریض کو کبھی دیکھنے نہ جاؤ کیونکہ اس نے خود تو بچنا نہیں ہوتا مگر ساتھ تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے۔ حضورؓ نے جواباً فرمایا یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ ہونے اور اپنی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے

لِکُلِّ داءٍ دواءٌ

کہ ہر مرض کا علاج موجود ہے یہ غلط بات ہے کہ فلاں مریض یقیناً ضرور مر جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے نسخہ سے ہی وہ مریض بچ جائے۔ پس یہ مت کہو کہ فلاں مرض لاعلاج ہے بلکہ یہ کہو کہ ہم کو ابھی تک اس کا علاج معلوم نہیں۔ ناک اور منہ پر پٹی باندھ کر اور دیگر احتیاطیں کر کے بے شک مریض کو دیکھو اور علاج کرو کیونکہ جس دن سے تم نے ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا ہے تمہارا یہ فرض ہو گیا ہے کہ مریضوں کا علاج کرو اور انہیں آرام پہنچاؤ۔

• پانچویں نصیحت:

امراء اور غرباء سے یکساں سلوک کرو

علاج کے معاملہ میں امراء اور غرباء سے برابر کا سلوک کرو اور غرباء سے انکساری سے کام لو اور جو فیس نہیں ادا کر سکتا اس سے نہ لو۔ یہ تمہارے پیشہ کا وقار ہے۔ امراء کا اس خیال سے علاج نہ کرو کہ ان کا تم پر کوئی رعب ہے یا تم ان سے ڈرتے ہو بلکہ اپنے وقار کو قائم رکھو اور محض اس لئے غریبوں سے زیادہ امیروں کی پرواہ نہ کرو کہ وہ دولت مند ہیں۔ ان کا تم کو فیس دینا کوئی احسان نہیں تم کام کرو گے اور فیس لو گے۔ (باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی
کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔
(مینیجر)

بیوت الحمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب ، لاہور چھاؤنی

خدا تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب انتہائی جاہلیت کا شکار تھا۔ ہر برائی ان کے لئے قابلِ فخر تھی۔ تمام معاصی ان کی نظر میں عزت کی جگہ تھی۔ جہاں شراب نوشی۔ جوا۔ قمار بازی۔ زنا ان میں عام تھا۔ اور معصوم عورتوں کے فرضی عشقیہ قصے سرِ عام بیان کرنا ایک شان سمجھتے تھے وہاں غریبوں پر انتہائی ظلم ڈھا کر اپنی امارت کا اظہار کرتے۔ صرف عرب ہی اس گھناؤنی زندگی کے عادی نہیں تھے دنیا کے اکثر حصوں میں ان باتوں کو جائے فخر سمجھا جاتا تھا۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحم کھاتے ہوئے حضرت رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ" کا اعلان کر کے انسانیت کا پہلا عارفانہ نعرہ بلند کیا۔ حقوقِ انسانیت متعین کئے۔ انسانوں کو شرف انسانیت عطا فرمایا۔ آپ نے جہاں دوسری برائیاں دور کیں وہاں غریبوں کے حقوق بھی قائم کئے۔ وہ قوم کے سردار نے غازیانِ اسلام کی قیادت ان کو سونپی گئی ان کے دلوں میں ایسی محبت ڈالی کہ بھائی بھائی بن گئے۔ رحماءُ بینھم۔

جن کے درمیان کوئی دنیاوی رشتہ نہ تھا وہ ضرورت کے وقت اپنے بھائیوں کو اپنی جائیدادوں میں حصہ دار بنانے پر راضی ہو گئے کاروبار میں ان کو شامل کیا۔ مکانوں کا ایک حصہ ان کے سپرد کر دیا۔ یہاں تک کہ فرطِ محبت سے مغلوب ہو کر جن کی دو بیویاں تھیں ایک کو طلاق دے کر دوسرے بھائی کے عقد میں دینے کے لئے تیار تھے۔ اور پھر ان غرباء کے لئے جن کا کوئی وسیلہ نہ تھا وہ بیوائیں جو غربت کے پنجر کے نیچے پس رہی تھیں۔ ان مسکینوں کے لئے صدقہ اور زکوٰۃ کا نظام قائم کیا۔ زکوٰۃ کا حکم نماز کے ساتھ قائم کر کے ان کو دستِ سوال پھیلانے کی شرم سے بچا لیا۔ اس لئے کہ نمازِ باجماعت کے دوران تعرفھم بسیمٰھم تم ان کو ان کی ہیئت سے پہچان سکتے ہو۔ کیونکہ ایسے (مسکین) لَا یَسْئَلُوْنَ (البقرہ: ۲۷۴) سوال نہیں کرتے۔

جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سونپا گیا۔ جن برائیوں کو ہمارے آقا (فداہ نفسی) کو دور کرنا تھا۔ وہ چند دنوں میں پیدا نہیں ہوئی تھیں۔ وہ تو سینکڑوں سال تک پھیلی ہوئی تھیں۔ ان کی جڑیں اتنی گہری ہو چکی تھیں کہ ایک عام آدمی تو کیا گزشتہ انبیاء بھی ان کو اکھیڑ نہیں سکتے تھے۔ وہ تو ایک محدود علاقہ کی اصلاح کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ یہ کام صرف اس مقدس ہستی کا تھا جس کو خدا تعالیٰ نے قوتِ قدسیہ عطا کی۔ جو تمام زمانوں اور عالم کے لئے رحمت بن کر آئے۔ جس نے شرف انسانی قائم کیا۔ یہ اسی مبارک وجود کا کام تھا جس کو خدا تعالیٰ نے مدثر کے لقب سے نوازا تھا۔ وہ کالی کملی والا تھا یا نہیں۔ وہ ایک سپاہی ضرور تھا جو وردی پہنے ہوئے چوکس رہتا ہے۔ حکم کی بجا آوری کے لئے ہر وقت تیار۔ وہ ایک ایسا سوار تھا جس کا گھوڑا مکمل ساز و سامان کے ساتھ تیار کھڑا ہو کہ جب بھی جس طرف جانے کا حکم ملے ہواؤں سے باتیں کرتا ہوا اپنی منزل پر پہنچے اور فتح کے شادیانے بجاتا ہوا واپس لوٹے۔

وقت کی دوری کے ساتھ ساتھ جس طرح گزشتہ انبیاء کے ماننے والے ان کی لائی ہوئی تعلیم کو بھول گئے اسی طرح آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر بھی ضعف آیا۔ انھوں نے بھی اسلام کی تعلیم کو بھلا دیا رحمۃ للعالمین کے اسوۂ حسنہ کو بھول گئے اور نئی نئی تاویلیں شروع کر دیں۔ اسلام آشتی کا مذہب ہے اس کو ایسے گھناؤنے رنگ میں پیش کیا جانے لگا کہ دوسرے مذاہب اس سے گھن کھانے لگے۔ ایسے وقت میں قرآنی پیشگوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق رجالِ فارس میں سے ایک وجود پیدا ہوا جس نے ایمان کو ثریا سے واپس لانا تھا۔ سو الحمد للہ۔ وہ پیارا وجود ہمارے زمانہ میں آیا۔ ہماری روحانی آنکھوں نے اسے پہچانا۔ ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ اس پر نثار ہو گیا۔ افسوس بہتوں نے اسے نہ پہچانا۔ اور اس کا مسخر اڑایا۔ وہ رجلِ فارس مسیح وقت اور مہدی موعود جس کے آنے کی زمانہ گواہی دے رہا تھا۔ وقت پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ خاتم النبیینؐ کا نائب آئے وہ آیا اسے خاتم النبیینؐ کی قوتِ قدسیہ سے وافر حصہ ملا۔ اس نے اسلام کو دوبارہ زندہ کیا۔ اپنے متبعین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلایا۔ وہ تمام صفات جو خدا کے محبوبؐ میں پائی جاتی تھیں اپنی جماعت میں پیدا کیں۔

مسیح وقت کے غلامان، محبوبِ خدا سے موجودہ زمانہ میں سب سے زیادہ پیار کرنے والے۔ دنیا میں سب سے حسین وجود کا اسوہ حسنہ اپنانے والے، کیا ان میں سے ہر ایک دوسرے کا گواہ نہیں؟ کہ جب بھی ان کو خدا کے نام پر پکارا گیا۔ جب بھی دینِ محمدؐ کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے آواز دی گئی یہ سرپٹ بھاگ نہیں کھڑے ہوئے؟ ایک حکم کے بجا لانے کے بعد دوسرے حکم کی انتظار میں نہیں رہے؟ یقیناً انھوں نے ہر حکم کی تعمیل کی۔ جہاں انھوں نے جانی قربانیاں دیں۔ اپنے وجودوں کو روحانی اور جسمانی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے وقف کیا وہاں مالی قربانیوں کے لئے بھی ہر دم تیار رہے اس زمانے میں جبکہ دنیا روپے کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جائز و ناجائز حربے استعمال کر رہی۔ آج حالت یہ ہے کہ ؎

"ہر انسان خواہشوں کا چلتا پھرتا ایک دوزخ ہے
قناعت نام کی شے چھن گئی سارے زمانے سے
تمیزِ حق و باطل سعیٔ ناشکور ٹھہری ہے
غرض ہر آدمی کو ہے یہاں دولت کمانے کی۔"

(شاعرِ لاہور)

ایک یہ غلامانِ مسیحؑ ہیں کہ سب کچھ انسانیت کی بھلائی کے لئے نچھاور کر رہے ہیں۔ تبھی تو دولت ان کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔ انھوں نے اپنے اندر قربانی کی صفت پیدا کی اور ایک قربانی کے بعد دوسری قربانی کے لئے تیار ہیں۔ دوسری کے بعد تیسری کے لئے ہر دم آمادہ ہیں۔ چندہ عام کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر تحریکِ جدید۔ وقفِ جدید۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ صد سالہ جوبلی اور مساجد فنڈ کی مہمیں طے کرنے کے بعد یہ غلامانِ مسیحؑ پھر چوکس کھڑے تھے کہ بیوت الحمد کی آواز ان تک پہنچی۔ باوجود بڑی بڑی اہم مہمیں طے کرنے کے ان کے جسموں اور ذہنوں نے ذرا بھی تھکاوٹ محسوس نہیں کی۔ یہ پہلے سے بھی زیادہ مستعد ہو کر اس حکم پر بھی تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہے ہیں اس لئے کہ یہ اُن مسکین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکین کے معنے ساکن فقیر کئے ہیں۔ کہ

"وہ جب اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور سوال کے ذریعے کسی کو اپنی غربت کا پتہ نہ دے۔ یعنی صرف اس کے حالات سے علم ہو کہ وہ قابلِ امداد ہے۔"

(اسلام میں یتیموں اور غریبوں کا محافظ صفحہ ۱۰۲)

بھائیوں۔ بہنوں اور بیٹیوں کی خاموش آواز تھی جو ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے سنی اور وہ بیتاب ہو گیا۔ ان فدائیوں نے اس پیارے وجود کی بے تابی کو بھانپ لیا اور کمان سے نکلے ہوئے تیر کی رفتار سے چل پڑے۔ دنیا کہتی ہے کہ یہ بڑی مالدار جماعت ہے۔ ہو سکتا ہے یہ ٹھیک ہی ہو۔ خدا تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے لیکن ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ دل کے غنی ضرور ہیں تبھی تو ایک بیوہ ماں جو گھروں میں کام کر کے نوے روپے کماتی ہے اس کا دل کا غنی بچہ کتابوں کے خریدنے کے لئے پانچ روپے کا سارا اثاثہ خدا کی راہ میں پیش کر دیتا ہے۔

ویسے تو ہر مالی تحریک میں ساکن فقیروں کا بھی حصہ ہوتا ہے لیکن اس بیوت الحمد کی تحریک کے پیچھے ایک اور بشارت بھی پنہاں ہے۔ وسع مکانک کی بشارت وسع مکانک ایک خدائی آواز تھی جو قادر خدا نے اپنے پیارے ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو اس وقت سنائی۔ جب ہمارے گھر جلائے جا رہے تھے۔ ہماری جائیدادیں تلف کی جا رہی تھیں۔ ہمارے اثاثوں کو نذرِ آتش کیا جا رہا تھا۔ ایک مغرور اور سرکش آواز ہمارے ہاتھ میں کاسہ دیکھنے کی متمنی تھی اور دنیا ہمارے انجام کو نظریں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی۔ لیکن دنیا نے دیکھا: ؎

"جو سمجھ کر بجھ نہیں سکتیں وہ شمعیں بھی سلامت ہیں
جو مر کر مر نہیں سکتے وہ پروانے سلامت ہیں
جو روئے حق پہ شیدا تھے وہ گھر آباد ہیں اب بھی
جو ذکرِ حق کے خوگر تھے وہ کاشانے سلامت ہیں"

دورِ خلافت رابعہ میں اس بشارت کی پہلی منزل "بیوت الحمد منصوبہ" ہے۔ اسلام کے غیور سپاہی پہلی منزل کے قدموں کی چاپ سن رہے ہیں۔ اپنے قدموں کو باوقار طریقے سے تیز کر رہے ہیں۔ تا منزل پر پہنچنے سے پہلے بیوت الحمد کی تحریک پر اجتماعی طور پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ وہ تمام ذمہ داریاں بھی پوری کر دیں جن کی خدا تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔

ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس قادر خدا نے ہمیں مسیح وقت کو پہچاننے کی توفیق دی۔ ہم بھٹکے ہوئے راہی تھے اس نے ہمیں رستہ دکھایا۔ ہم ضلالت کے پھندے میں پھنسے ہوئے تھے اس نے ہمیں آزاد کرایا۔ دنیا کی رنگینیوں نے ہمیں اندھا کر دیا تھا اس نے ہمیں بینائی عطا کی۔ غریبوں سے بات کرنا ہم عار سمجھتے تھے اس نے ہمیں بھائی بھائی بنا دیا۔

لاکھوں درود اور سلام حضرت خاتم النبیینؐ پر جس نے بحر و بر کے فسادات کو (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں لجنہ اماء اللہ کے جلسہ سالانہ کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ سیرالیون کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۸۴ء کو بو میں سیکنڈری سکول کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ملک بو سے ایک سو خواتین نے شرکت کی۔ دوسرے پروگراموں کے علاوہ لجنہ اماء اللہ بو کی درخواست پر مولانا محمد صدیق شاہد صاحب امیر و مشنری انچارج نے بھی تقریر فرمائی۔

یہ لجنہ اماء اللہ سیرالیون کا ایک کامیاب ترین جلسہ تھا۔ اس موقعہ پر احمدی عورت والی قربانی کا جذبہ قابل تعریف تھا۔ اور خواتین کا مختلف پروگراموں میں حصہ لینا ایک نئے جوش اور ولولے کا مظہر تھا۔

صدارت کے فرائض محترمہ حبیبو بنگورہ صدر بو لجنہ نے انجام دیئے۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ بیگم ایس ناصر صاحبہ نے کی اس کے بعد محترمہ روحی اختر صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت ﷺ کی شان میں قصیدہ خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے معاً بعد امیر صاحب تشریف لائے اور لجنہ سے ایک مختصر لیکن مؤثر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں خواتین کو قرآن کریم میں بیان شدہ فرائض سے بھی آگاہ فرمایا اور دین کے غلبہ کے لئے تربیت اولاد، خواتین کی تنظیم اور چندوں کی ادائیگی کی طرف مؤثر انداز میں توجہ دلائی اور فرمایا کہ احمدی خواتین حضور ایدہ اللہ کی تحریک داعی الی اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے آگے آئیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اپنے فرائض کو سمجھنا چاہیئے جو کہ صرف اپنے گھر کی تربیت تک محدود نہیں بلکہ گرد و پیش میں بسنے والی خواتین کو بھی ہماری توجہ کی ضرورت ہے انہوں نے لجنہ کی عہدیداران سے بھی درخواست کی کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ مرکز رپورٹ بھجوایا کریں کیونکہ اس کے بغیر مرکز کو ہماری کارکردگی کا علم نہیں ہوتا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہر ایک کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مبلغ بننا چاہیئے۔

بیگم اختر صاحبہ نے تحریک جدید کے بارے میں خطاب کیا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ذریعہ جاری ہونے والی اس عظیم الشان اور بابرکت تحریک کا پس منظر بیان کرنے کے علاوہ وہ مقاصد بھی بیان کئے جو اس تحریک کے ذریعے حاصل کئے گئے ہیں آپ نے تبلیغ اسلام اشاعت قرآن اور تعمیر مساجد کا بھی ذکر فرمایا۔

اس وقت دنیا بھر میں اس تحریک کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے اس کو مستحکم کرنے کے لئے آپ نے خواتین سے درخواست کی کہ وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

بیگم حبیبو بنگورہ صاحبہ نے تفصیلاً تربیت اولاد اور لجنہ کے فرائض بالخصوص تبلیغ کے ضمن میں خطاب کیا اور فرمایا کہ ہر خاتون اپنے دائرہ تبلیغ کو اپنے علاقے میں تمام گھروں تک بڑھا دے۔ ہر شخص کو حلقہ بگوش اسلام کرنا ہمارا فرض ہے۔

بیگم بشریٰ فوزی صاحبہ نے دلنشیں خطاب میں آغاز اسلام کے وقت اشاعت دین میں خواتین نے جو کردار ادا کیا اس پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اس معاشرے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کے لئے نجات دہندہ ثابت ہوئے۔ جو کہ برائیوں سے پُر تھا۔ آپ نے زور دیا کہ ہر عورت کو ان فرائض کو سمجھنا چاہیئے جن کی مدد سے وہ اپنے بچوں، رشتہ داروں اور دوستوں کی تربیت اور فلاح کے لئے کام کر سکتی ہے۔

بیگم حلیمہ اسکندری صاحبہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر خطاب فرمایا اور خواتین سے درخواست کی کہ اپنے بچوں کی اسلامی خطوط پر تربیت بہت چھوٹی عمر میں شروع کر دینی چاہیئے۔ بعض اوقات ہم اپنے آپ کو یہ کہہ کر مطمئن کر لیتے ہیں کہ بڑا ہونے پر ان کی تربیت کر لیں گے۔ لیکن یہ نظریہ درست نہیں کیونکہ بسا اوقات بچے بڑے ہو کر قابو سے باہر ہو جاتے ہیں اور بُری عادتیں اختیار کر لیتے ہیں

بیگم نذیر صاحبہ نے کلام محمودؓ سے نظم لا الٰہ الا اللہ پڑھی جس کے بعد بیگم زینب بنگورہ نے قربانی کی اہمیت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ مالی قربانی کے بغیر تبلیغ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی اشاعت بآسانی نہیں کی جا سکتی انہوں نے کہا کہ احمدیوں کی مالی قربانیوں کے نتیجے میں ہی لٹریچر اشاعت اور مساجد و مشنز کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چندوں کی مثال ہمارے جسم میں خون کی مانند ہے جس کے بغیر جسم بیکار ہو جاتا ہے اس کے معاً بعد ممبرات نے چندہ دینا شروع کیا اور تھوڑے ہی وقت میں ۲۴ لیون جمع ہو گئے۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا جہاں ہر شخص ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔

آخر میں صدر صاحبہ نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اجلاس میں شمولیت اختیار کرنے اور تقاریر سننے پر خواتین کا شکریہ ادا کیا انہوں نے مقررین اور بیگم زینب بنگورہ۔ بیگم آرمنان اور بیگم اختر کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے جلسہ کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

آخر پر حاضرین کی تواضع کی گئی اور جلسہ کا اختتام نماز سے ہوا۔ جو کہ حاجی بونگے صاحب نے پڑھائی۔

(مراسلہ:۔ سیکرٹری لجنات بیرون پاکستان)

طلباء و طالبات اپنے نتائج کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوائیں

:۔ نظارت تعلیم :۔

بقیہ "بیوت الحمد" (ص۴)

مٹایا تھا۔ جس نے اپنی امت کو اعلیٰ اخلاق کی بلندیوں تک پہنچایا تھا جس نے ہمارے دلوں میں غرباء کی محبت ڈالی اور باور کرایا کہ تمہارے ہر چیز میں غرباء کا حصہ بھی ہے ہزاروں سلام مسیح موعودؑ پر جس نے ہمیں بھولی ہوئی باتیں یاد دلائیں اور ہمیں اسوۂ حسنہ پر چلایا۔ ہم مختلف مذاہب اور عقیدوں کے مالک تھے ہمارے نظریات مختلف تھے ہمیں پھر چودہ سو سال بعد ایک مرکز پہ قائم کیا اور ہم سب ایک ہو گئے۔ ؏

"نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز"

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ!

الا و قول الزور

ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس میں تشریف لائے۔ اور تین مرتبہ فرمایا۔

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ؟

کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہوں سے آگاہ نہ کر دوں۔؟

صحابہ کرامؓ نے عرض کی۔ ضرور یا رسول اللہ کے رسولؐ۔ اس پر سرور کائنات و فخر موجوداتؐ نے فرمایا۔

"خدا کا شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔"

راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے مذکورہ بالا ارشاد فرماتے ہوئے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ پھر آنحضورؐ بیٹھ گئے اور بڑے درد سے فرمایا۔

اَلَا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ

خبردار جھوٹی بات کہنے سے بچو اور جھوٹی گواہی دینے سے بچو۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ مؤخر الذکر کلمات کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ مزید فرمائیں۔

اس حدیث شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضورؐ نے جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے لیکن افسوس ہم اپنے وطن عزیز میں دیکھتے ہیں کہ ہر سطح پر بڑی بے تکلفی سے جھوٹ بولا جاتا ہے اور ادنیٰ سی لالچ پر جھوٹی گواہی دے دی جاتی ہے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بعض تاجر اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے بعض ملازمین اپنی رقابتوں میں کامیاب ہونے کے لئے اور کئی بے ضمیر افراد چند ٹکوں کے لالچ میں آکر عدالتوں میں بڑے دھڑلے سے جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹی گواہیاں دیتے ہیں۔ انہیں اکثر احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

سب سے زیادہ تکلیف دہ منظر وہ ہوتا ہے جب ایک عالم دین کہلانے والا بھی دیدہ دانستہ جھوٹ بولتا یا جھوٹی گواہی دیتا ہے اور اپنے اس فعل کو "خدمت اسلام" تصور کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں جہاں لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ارشاد فرما کر دین میں جبر کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ وہاں اس کی دلیل یہ بیان فرماتا ہے۔

قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ

یعنی ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔ پس ایسا دین جو حق و صداقت کے اعتبار سے سورج سے بھی زیادہ روشن ہے کسی تلبیس اور دروغ گوئی کا محتاج نہیں اس کی حمایت کے لئے جو بھی تلبیس اور دروغ گوئی کا راستہ اختیار کرتا ہے وہ ہرگز ہرگز اس سچے دین کا ہمدرد نہیں کہلا سکتا بظاہر وہ کتنا ہی حُبِّ خدا اور عشق رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدعی ہو لیکن وہ قول الزور کے باعث خدا اور اس کے رسولؐ کی نظر میں قابل نفرین ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راستگوئی اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ)

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

معاونین خصوصی کراچی قسط نمبر ۴ سالروان ۱۹/۴۰/۵۰ تحریک جدید

۱۔ مکرم ایس ایم جلیل صاحب	النور سوسائٹی	۱۰۰۰ روپے	
۲۔ " چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ	دستگیر "	۱۰۲۵	"
۳۔ " ملک مبارک احمد صاحب		۱۰۲۰	"
۴۔ " چوہدری ذوالفقار علی صاحب انجینئر	ڈیفنس سوسائٹی	۱۰۰۰	"
۵۔ " " سلطان احمد طاہر صاحب	حلقہ شرقی	۱۰۰۰	"
۶۔ " مرزا صادق علی صاحب	" عزیز آباد	۱۰۰۰	"
۷۔ " شریف احمد صاحب وڑائچ	" لیاقت آباد	۱۰۰۰	"
۸۔ " ڈاکٹر جلال الدین	" مارٹن روڈ	۱۰۲۰	"
۹۔ " صوفی خلیل احمد صاحب	" محمد علی سوسائٹی	۱۰۰۰	"
۱۰۔ " چوہدری مبشر احمد صاحب	" " "	۱۰۰۰	"
۱۱۔ " میاں عبدالمالک صاحب	" " "	۱۰۰۰	"
۱۲۔ " میجر شمیم احمد صاحب	" " "	۱۰۰۰	"
۱۳۔ " محمد صدیق صاحب	" محمود آباد	۱۰۰۰	"
۱۴۔ " نعیم احمد و وسیم احمد صاحبان معہ فیملی	" ناظم آباد جنوبی	۱۰۲۵	"
۱۵۔ محترمہ بشریٰ طلوت صاحبہ اہلیہ سیٹھ منیر احمد صاحب	محمد علی سوسائٹی	۹۵۰	"
۱۶۔ مکرم محمد اسلم صاحب	ڈیفنس سوسائٹی	۸۵۰	"
۱۷۔ " محمد رشید مرزا صاحب	" "	۷۵۰	"
۱۸۔ " ڈاکٹر منظور احمد صاحب فاروقی	مارٹن روڈ	۷۵۰	"
۱۹۔ " نعیم عزیز صاحب	محمد علی سوسائٹی	۷۵۰	"
۲۰۔ " چوہدری آفتاب احمد صاحب کاہلوں معہ اہلیہ	" "	۸۵۰	"
۲۱۔ " شیخ حبیب اللہ صاحب	" "	۷۰۰	"
۲۲۔ " مرزا نذیر احمد صاحب	محمود آباد	۶۵۰	"
۲۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد افضل طاہر صاحب	ڈرگ کالونی	۶۰۰	"
۲۴۔ مکرم نصیر احمد صاحب طاہر	" "	۵۵۰	"
۲۵۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب	ڈیفنس سوسائٹی	۶۰۰	"
۲۶۔ " طاہر احمد " کراچی	" "	۶۰۰	"
۲۷۔ " عبدالمومن صاحب	" "	۶۰۰	"

(وکیل المال اول)

ماہنامہ انصار اللہ کے خریداران سے

ماہنامہ انصار اللہ کے جن خریداران کا چندہ ختم ہے اور ابھی تک اس کی تجدید نہیں ہو سکی ان سب کی خدمت میں ماہ اپریل ۱۹۸۴ء کے پرچہ کے ساتھ یاددہانی بھجوائی جا رہی ہے۔ جن دوستوں کو یاددہانی پہنچے ان سے درخواست ہے کہ چندہ کی مطلوبہ رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں اور وی پی پی کا انتظار نہ فرمائیں۔ ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ بیس روپے ہے۔ اگر یہ رسالہ بذریعہ وی پی پی بھجوایا جائے تو چھبیس روپے خرچ آتے ہیں گویا چھ روپے یعنی ۳۰ فیصدی زائد خرچ پڑتا ہے۔ دفتر کی پالیسی ہے کہ حتی الامکان وی پی پی کے اخراجات سے بچا جائے اور اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوایا جائے۔ جن دوستوں کی طرف سے چندہ وصول نہ ہو گا ان کو ادارہ رسالہ بذریعہ وی پی پی بھجوانے پر مجبور ہو گا۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

یہ اندھیرے مخالفین حق کی طرف سے نت نئے خطرات اور دھمکیوں کی شکل میں بھی پیدا کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے پُر خطر حالات میں اپنے اُن بندوں کو جن سے وہ خود محبت کرتا ہے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔ جو حملہ بھی ان پر کیا جاتا ہے وہ ان کا خود دفاع کرتا ہے اور ہر قسم کے خطرات کو دُور کر کے ان کے لئے امن کی حالت کو واپس لے آتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اندھیروں کے دور ہوتے ہیں پھر روشنی میں آجاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منقطعین پر اللہ تعالیٰ کی اس خاص شفقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وانّه يتجلّى لعباده المنقطعين بقدرة نادرة ويقوم لهم بعناية مبتكرة فيرى لهم آيات ما مسها احد وما دنا۔ واذا اقبلوا عليه بتضرّع وابتهال سعى اليهم ونجّاهم من كل نكال ومن كل من اذى۔ واذا استفتحوا بجهدهم واقبالهم على الحضرة قضى الامر لهم بخرق العادة وخاب كل من اذاهم وما اتقى۔ وكيف يستوى ولى الله وعدوه الا ترى۔ الذين طحنتهم رحى المحبة ودارت عليهم لحبهم اتواع دور المصيبة۔ فهم لا يهلكون۔ ولا يجمع الله عليهم موتتين موت من يده وموت من يد عدوه لئلا يضحك الضاحكون۔ وكذالك من بدو خلق العالم قضى۔ ان يهلكهم فهم عباده۔ وان ينصرهم فما العدو وعناده۔ وانّه كتب لهم العزّ والعلى۔ قوم اخفياء تحت ردائه لا يعرفهم الخلق من دون اِدرائه"

(مواہب الرحمٰن ص ۱۳، ۱۴)

ترجمہ:۔ اور وہ اپنے منقطع بندوں کے لئے عجیب در عجیب قدرتیں ظاہر کرتا ہے اور ان پر تازہ بتازہ عنایت کرتا ہے اور ان کے لئے ایسے نشان دکھلاتا ہے جس کو کسی نے چھوا نہیں ہوتا اور کوئی ان کے قریب نہیں ہوتا۔ جب وہ تضرّع اور ابتہال سے اُس کی طرف جاتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے اور ان کو نجات دیتا ہے ہر عذاب سے اور ہر تکلیف سے۔ جب وہ تمام تر کوشش اور توجہ سے کوئی فتح چاہتے ہیں تو خارق عادت کے طور پر وہ کام کیا جاتا ہے اور نامراد ہوتا ہے ہر وہ شخص جو ان کو تکلیف دیتا ہے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتا۔ کس طرح برابر ہو سکتا ہے اللہ کا دوست اور اس کا دشمن، کیا تو نہیں جانتا۔ وہ جن کو محبت کی چکی نے پیس دیا ہوتا ہے اور ان پر اپنے محبوب کے لئے قسم قسم کے مصائب پڑتے ہیں وہ ہلاک نہیں کئے جاتے اور اللہ ان پر دو موتیں جمع نہیں کرتا، ایک اپنے ہاتھ سے اور ایک دشمن کے ہاتھ سے، تاکہ ہنسنے والے ہنسی نہ کریں۔ سدا سے عالم سے اسی طرح ہوتا آیا ہے۔ اگر وہ ان کو ہلاک کرے تو وہ اس کے بندے ہیں اور اگر وہ ان کی مدد کرے تو دشمن اور اس کا عناد کیا چیز ہے۔ وہ ان کے لئے غلبہ اور بلندی مقدر کرتا ہے۔ وہ ایک قوم ہے جو اس کی چادر کے نیچے مخفی ہے اور اس کے دکھلانے کے بغیر خلقت ان کو نہیں دیکھتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ بماہ لازمی چندہ جات ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا چندہ ادا نہیں کرنا پڑتا: (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے خالو محترم بزرگوارم جناب چوہدری محمد اعظم صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۳۳۲ ج ب دھنی پور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ ۱۹ اپریل ۸۴ء بتقضائے الٰہی وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۲۰ اپریل ۸۴ء کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ حضرت منشی بلند خان صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جن کی بدولت گاؤں میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا۔ ابتدا ہی سے احمدیہ ماحول میں پرورش پائی۔ ایک فدائی اور مخلص احمدی تھے۔ قریباً ۸۰ سال عمر پائی۔ آپ ضلع فیصل آباد کی مشہور شخصیت تھے۔ مقامی اور مرکزی اجتماعات میں ہمیشہ شامل ہوتے رہے مرکز سلسلہ سے جہاں ایک روحانی تعلق تھا وہاں جسمانی تعلق بھی تھا کہ سلسلہ احمدیہ کے قاضی جناب مولوی تاج دین صاحب لائل پوری کی دوسری شادی آپ کی بڑی بیٹی سے ہوئی نیاز بریں اکثر ربوہ میں آتے اور دنوں قیام ہوتا۔ اپنی بیماری پیرانہ سالی اور ناتوانی کے باوجود جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء میں بھی شامل ہوئے کہ پھر واپس گاؤں نہ جا سکے۔ اپنے بیٹے برادرم محمد اشرف ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر کے پاس مقیم رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(احمد حسین باجوہ بلاک لیڈر انصار اللہ باب الابواب ربوہ)

درخواست ہائے دعا

- خاک رکے ماموں مکرم محمد سعید صاحب آجکل شدید بیمار ہیں۔ نیز دادی جان بھی بیمار ہیں اور محترمہ رحمانیہ بیگم صاحبہ بھی شدید بیمار ہیں۔
(عبدالحمید مبشر خلیل آباد کالونی کوٹلی)
- خاک رکا ایف ایس سی کا امتحان ہونے والا ہے۔ (خالد محمود باجوہ۔ پسرور)
- رحیلہ تبسم صاحبہ کی بچی شدید بیمار ہے
(محمد یعقوب احمدی۔ دوالمیال)
- خاک رکی بیٹی اور بھانجی اسلام آباد میں میڈک کا امتحان دے رہی ہیں۔
(منیر احمد طاہر۔ راولپنڈی)
- خاک رگزشتہ ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہے۔ (ملک رفیق احمد تبسم کوارٹر صدر انجمن احمدیہ)
- مکرم کرم الدین صاحب معلم وقف جدید کی چھوٹی بچی شدید بیمار ہے۔
- عاجز کی بہو عرصہ چھ ماہ سے شدید بیمار ہے۔ پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔
(میاں غلام احمد۔ فیصل آباد)
- محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دلاور چیمہ (گوجرانوالہ) کا ہرنیا کا آپریشن لاہور میں ہو گیا ہے۔
(بشارت اللہ انور چٹھہ۔ موہلن کے چٹھہ گوجرانوالہ)
- میرے دادا جان محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب عرصہ دراز سے بیمار ہیں (ملک منظور احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)
- خاک رکے تایا محترم صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب کا بائیں آنکھ کا آپریشن ہو گیا ہے۔ (رانا سلطان احمد۔ مری)
- مکرم سیفی صاحب آف فضل عمر ٹیوشن سنٹر کوئٹہ دو ہفتوں سے بیمار ہیں
(ڈاکٹر نصیر احمد ساجد۔ ربوہ)
- خاک رکا دادی شدید بیمار ہیں۔ نیز چھوٹی بچی بھی بہت بیمار ہے۔
(نذر محمد۔ نواب شاہ)
- خاک رکو بعض مقدمات کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔
(محمد رشید احمد نارووال)
- برادرم مکرم شاہد تبسم کا کراچی میں ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ پلاسٹر کھلنے والا ہے۔
(امۃ العزیز عذرا۔ قلعہ کالروالہ۔ ضلع سیالکوٹ۔)
- میرا بھتیجا عزیزم محمد رمضان فیصل آباد میں شدید بیمار ہے۔
(امۃ الرشید۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ)
- عزیزم فضل محمود بعمر ۱۵ سال کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے
(ملک سلطان محمود کھوکھر دارالیمن ربوہ)
- خاک ران دنوں مالی مشکلات کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔
(غلام باری۔ سائیکل ورکس نزد ریلوے پھاٹک۔ ربوہ)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

برادرم مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امیر و مبلغ انچارج برطانیہ نے اطلاع دی ہے کہ حسب ذیل مخلصین نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف اوّل میں شامل ہونے کی سعادت پائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان۔ مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

۱۔	مکرم بشیر الدین احمد صاحب	۵۰۱ پونڈ
۲۔	" عبدالباقی ارشد معہ والدین	۴۰۰ "
۳۔	" پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام معہ والدین	۳۱۰ "
۴۔	" داؤد بشارت اکبر خان صاحب	۳۰۱ "
۵۔	" آفتاب احمد خان صاحب	۳۰۱ "
۶۔	" شکور اے خان ندیم "	۲۵۱ "
۷۔	" ناصر محمود صاحب	۲۵۰ "
۸۔	" محمد اسلم جاوید معہ اہل و عیال و والدین	۲۴۰ "
۹۔	" سید فاروق احمد صاحب	۲۰۰ "
۱۰۔	" قمر الدین امینی "	۲۰۰ "
۱۱۔	" ڈاکٹر سعید احمد خان "	۲۰۰ "
۱۲۔	" حمید اللہ خان "	۲۰۰ "
۱۳۔	" مسعود احمد حیات "	۲۰۰ "
۱۴۔	" ناصر احمد میر "	۲۰۰ "
۱۵۔	" اسد ملک "	۲۰۱ "
۱۶۔	" شاہین بھٹی معہ اہلیہ صاحبہ	۱۷۰ "
۱۷۔	" ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب	۱۶۰ "
۱۸۔	" سردار نصیر احمد معہ والدین	۱۵۱ "
۱۹۔	" منصور احمد ندیم خان صاحب	۱۴۴ "
۲۰۔	" داؤد اے ندیم خان "	۱۲۰ "
۲۱۔	" تاج الدین صاحب معہ اہلیہ و بچگان	۱۲۰ "
۲۲۔	" ہاشم سعید صاحب	۱۲۰ "
۲۳۔	" احمد بھٹو "	۱۱۰ "
۲۴۔	" سلطان احمد خان "	۱۱۰ "
۲۵۔	" ندیم وینڈرمن "	۱۱۰ "
۲۶۔	" عقیل اے میاں "	۱۱۰ "
۲۷۔	" جی اے رحمانی "	۱۱۰ "
۲۸۔	" محمود احمد بشیر معہ فیملی	۱۱۰ "
۲۹۔	" ایم اے جسوال معہ اہلیہ صاحبہ	۱۱۰ "
۳۰۔	مکرمہ مبارکہ غفور صاحبہ	۱۰۱ "
۳۱۔	مکرم محمد یامین ندیم خان صاحب	۱۰۱ "
۳۲۔	" منور احمد گلزار صاحب	۱۱۰ "
۳۳۔	" ڈاکٹر مجیب الحق خان "	۱۰۱ "
۳۴۔	" کے ایس محمود صاحب	۱۰۱ "
۳۵۔	" ہدایت اللہ بھٹو "	۱۰۰ "
۳۶۔	" مولوی عبدالرحمان خان "	۱۰۰ "
۳۷۔	" داؤد احمد گلزار صاحب	۱۰۰ "
۳۸۔	مکرم انصر احمد میر صاحب	۱۰۰ پونڈ
۳۹۔	" محمد رحیم چیمہ "	۱۰۰ "
۴۰۔	" عباس خان "	۱۰۰ "
۴۱۔	" اکرم احمدی "	۱۰۰ "
۴۲۔	" خواجہ احمد "	۱۰۰ "
۴۳۔	" ڈاکٹر بشارت احمد "	۱۰۰ "
۴۴۔	" مرزا مجیب احمد "	۱۰۰ "
۴۵۔	" سعید اے لون "	۱۰۰ "
۴۶۔	" عبدالمجید نگیال "	۱۰۰ "
۴۷۔	" ایم ادریس بیگ "	۱۰۰ "
۴۸۔	" غلام نبی ظفر "	۱۰۰ "
۴۹۔	" ظفر اقبال بٹ "	۱۰۰ "
۵۰۔	مکرمہ رشیدہ حق صاحبہ	۱۰۰ "
۵۱۔	مکرم عبدالغفور عابد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۰۰ "
۵۲۔	" ایم اشرف صاحب	۱۰۰ "
۵۳۔	" افتخار امینی "	۱۰۰ "
۵۴۔	" شیخ یوسف "	۱۰۰ "
۵۵۔	" ڈاکٹر طاہر محمود "	۱۰۰ "
۵۶۔	" شریف بخت "	۱۰۰ "
۵۷۔	" محمود شفیق "	۱۰۰ "
۵۸۔	" محمد احمد جسوال "	۱۰۰ "

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچا ہے

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ۲۰ اپریل ۱۹۸۴ء کو سہ ماہی دوم کا مثالی وقار عمل منائیں (مہتمم وقار عمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ

افتتاح چوتھی سالانہ تربیتی کلاس

طالبات ربوہ اور بیرون ربوہ

ربوہ ۱۲ اپریل / شہادت۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ طالبات کی چوتھی پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح شام ۵½ بجے سیدہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی زیر صدارت لجنہ ہال میں عمل میں آیا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیکرٹری تعلیم نے کلاس کے متعلق مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ربوہ کے علاوہ ۱۶ اضلاع کی ۳۰ لجنات کی طرف سے ۵۹ طالبات کلاس میں شرکت کرنے کے لئے پہنچ چکی ہیں اور طالبات کی کل تعداد ۱۷۵ ہے۔ مزید حاضری متوقع ہے۔ ان طالبات کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ابتدائی تعلیمات سے روشناس کروایا جائے گا۔ انشاء اللہ اس کے بعد حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے طالبات سے خطاب فرمایا۔ اور کلاس کی مقصدیت اور اہمیت کو واضح فرمایا۔ آپ نے طالبات کو ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی اور ہر موقعہ پر نظم و ضبط کو قائم کرنے کی تاکید فرمائی۔

دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

(مرسلہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

— ص.ص.ص —

- (بقیہ صفحہ اول) -

آخر میں مکرم امیر صاحب نے ایک گھنٹہ تک صدارتی تقریر کی اور سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو تلقین کی کہ وہ اپنی زندگیاں آنحضورؐ کی منشاء کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

روکوپر:

مکرم لطیف احمد صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ اس موقعہ پر نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جس میں اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ ۱۷ دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں یہ جلسہ منعقد ہوا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اور احباب کو ایک سچے مسلمان کے فرائض بجا لانے کی تاکید کی گئی اور اس مبارک ماہ میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین کی گئی۔

سیرالیون کے مقامات۔ نوے میل۔ بواجے بو اور مگبورکا سے بھی جلسہ سیرۃ النبیؐ کی رپورٹیں آئی ہیں۔ جن میں بکثرت غیر از جماعت احباب اور لبنانی بھائی بھی شامل ہوئے

(وکالت تبشیر)

نمایاں کامیابی

مرزا بشیر احمد صاحب حال لندن کے بیٹے عزیزم عامر رضا مرزا نے شیفیلڈ یونیورسٹی سے خدا تعالیٰ کے فضل سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری گزشتہ ماہ حاصل کی جو ان کے ریسرچ کا موضوع شمسی توانائی کے تعلق میں مائیکروچپس (MICRO CHIPS) کے استعمال پر ہے عزیزم عامر کیپٹن عمر حیات خان صاحب مرحوم ایم بی ای کا پوتا اور حضرت مولوی فضل الدین صاحب وکیل کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ عزیزم کے لئے یہ کامیابی مبارک ہو اور مزید دینی و دنیوی کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ (صلاح الدین۔ ۱۲۵ ولیسٹرج پشاور روڈ راولپنڈی)

دعاء نعم البدل

مکرم رانا عبدالغفور صاحب صدر محلہ باب الابواب کا بیٹا عزیز عطاء السلام چند روز بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۷ مارچ کو بقضائے الٰہی وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیز عطاء السلام کی عمر ۹ ماہ تھی احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ عبدالمومن گولبازار۔ ربوہ)

سائیکل کی تبدیلی

مورخہ ۱۵/۳/۸۴ کو ایک بیکوب سائیکل دارالفیاض یادنا ناصر صدر انجمن احمدیہ سے کسی دوست سے سائیکل تبدیل ہوگئی ہے جس صاحب کی سائیکل تبدیل ہوگئی ہے وہ مکرم چوہدری عبداللطیف خان صاحب کا ٹھکڑھی محلہ دارالعلوم غربی ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

عبدالحمید خان مربی سلسلہ احمدیہ شیخوپورہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

الفضل تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے۔ اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام وقت کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین

(منیجر الفضل)

اللہ بہت برکت دیگا

تنخواہ ملتے ہی کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد میں بے حد برکت دیگا۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں:

زیر نگرانی:

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

دکان برائے کرایہ

رحمت بازار ربوہ میں جنرل سٹور یا کپڑے کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے نادر موقع ہے۔ کرایہ کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم فرمائیں:

(نعمان احمد چیمہ

۸/۲ دارالصدر شمالی ربوہ)

الفضل میں شتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اکسیر اپھارہ

سعد تنی اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا پھارہ منٹوں میں غائب۔

قیمت فی پیکٹ ۳/- روپے درجن ۲۷/- روپے گروس ۳۰۲/- روپے بونس علاوہ۔

تفصیلات کے لئے کیور ٹیو ونٹری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون: 606/607

نعیم جنرل سٹور

مین بازار ○ شیخوپورہ

پیڈ پرنٹرس

پروپرائٹر: نعیم احمد کھوکھر